بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن کو سیّدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی حقائق و معارف سے پُر سلسلہ تصانیف الموسوم ''انوار العلوم'' کی تئیسویں جلد احبابِ جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔وَمَا تَوۡفِیۡقَنَا اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ۔

''انوار العلوم'' کی تئیسویں جلد حضرت مصلح موعود کی 5/اپریل 1952ء تا نومبر 1953ء کی 22 مختلف تقاریر وتحریرات پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسرِ موعود کی عظیم الشان پیشگوئی سے نوازا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مہتمم بالشان پیش خبری کو اپنے ایک اشتہار 20/فروری 1885ء میں شائع فرمایا۔ اِس پیشگوئی میں غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل ایک پسر عطا ہونے کی خبر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی۔ اس موعود بیٹے کی علامات میں یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا، علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، کلامُ اللہ کا مرتبہ اُس کے ذریعہ ظاہر ہوگا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی!

پسرِ موعود و مصلح موعود کے بارہ میں پیشگوئی اور اُس میں بیان فرمودہ غیر معمولی علامات کا شاندار ظہور حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے بابرکت وجود میں ہوا جو صرف 25 سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات کے بعد مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔

حضرت مصلح موعود تمام عمر علومِ ظاہری و باطنی، اپنی ذہانت و فطانت اور اپنی خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں سے نہ صرف احبابِ جماعت کو مستفیض کرتے رہے بلکہ آپ کی قائدانہ صلاحیتوں اور فکری استعدادوں سے دوسروں نے بھی فائدہ اُٹھایا اور قومیں آپ سے برکت پاتی رہیں۔ قرآن کریم کے گہرے علوم و معارف آپ کو عطا کئے گئے۔ آپ نے ساری عمر خدمتِ قرآن میں صَرف کر کے کلامُ اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کیا اور یہ مرتبہ اِس شان سے ظاہر ہوُا کہ جماعت کے شدید معاند بھی آپ کے علمِ قرآن کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے اور اُنہوں نے برملا کہا کہ تم مرزا محمود کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ اس کے پاس قرآن ہے۔

''انوار العلوم'' کی تئیسویں جلد میں شامل تقاریر و تحریرات اہم جماعتی مواقع پر کی گئی ہیں جو کہ ہمارے لئے مشعلِ راہ اور تاریخِ احمدیت کا ایک قیمتی سرمایہ ہے۔

اِس عرصہ کے دَوران حضرت مصلح موعود نے خدّام الاحمدیہ مرکزیہ کے 1950ء، 1951ء کے اجتماعات سے متعدد خطابات فرمائے اور خدّام کو مختلف حوالوں سے قیمتی نصائح سے نوازا اور مجلس کے کاموں میں اُن کی راہنمائی فرمائی۔ اِسی عرصہ میں جماعت احمدیہ کے ۲ جلسہ ہائے سالانہ 1950ء اور 1951ء منعقد ہوئے۔ ان جلسوں کے مواقع پر حضور نے تینوں دن خطابات فرمائے اور خواتین کو بھی اپنے کلماتِ طیّبات سے نوازا۔ یہ سب خطابات اِس کتاب کی زینت ہیں۔

27/دسمبر 1950ء کی جلسہ سالانہ کی تقریر بہت اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ اس میں حضور نے متفرق امور کے بیان کے علاوہ جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو مختلف الزامات لگائے جاتے ہیں اُن کا بڑی تفصیل سے ردّ فرمایا ہے۔ باؤنڈری کمیشن میں جماعتِ احمدیہ کا علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کے مسئلہ پر بھی حضور نے سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ اِسی طرح پاکستان کے بنانے میں جماعت احمدیہ کی جو خدمات ہیں اُن کا بھی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ اِس تقریر کا بہت سا مواد غیر مطبوعہ ہے جو پہلی دفعہ شائع کیا جا رہا ہے۔

جلسہ سالانہ 1950ء، 1951ء کے اختتامی خطابات کا موضوع ''سیر روحانی'' ہے۔ یہ سلسلہ خطابات حضور نے قبل ازیں 1938ء میں شروع کیا تھا۔ اِس کی دو تقاریر اِس جلد میں شامل ہیں۔ یہ دونوں تقاریر بھی غیر معمولی علم و معرفت کے مضامین پر مشتمل ہیں۔

حضور نے 26؍نومبر 1950ء کو پہلی بار اپنے اُستادِ محترم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے وطن بھیرہ کا سفر اختیار فرمایا۔ اُس موقع پر آپ نے جو معرکۃ الآراء خطاب فرمایا وہ بھی بہت اثر انگیز، پُر معارف اور لطیف مضامین پر مشتمل ہے اور اِس جلد میں شاملِ اشاعت ہے۔ خدّام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاسز کے مواقع پر حضور کے دو اہم خطابات بھی اس جلد میں شامل ہیں۔

جلد ھٰذا میں شامل تقاریر وتحریرات حضرت مصلح موعود کی ولولہ انگیز قیادت اور آپ کے تبحّرِ علمی کی آئینہ دار ہیں۔ اِن تحریرات کے مطالعہ سے جہاں ایمان ترقی کرتا ہے اور علم و معرفت میں اضافہ ہوتا ہے وہاں اِس کے مطالعہ سے تاریخِ احمدیت اور تاریخ اقوامِ عالَم سے بھی آگاہی ملتی ہے۔ یہ پُر شوکت تقاریر اور ولولہ انگیز خطابات یقیناً احبابِ جماعت کے ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوں گے۔ اِنْشَاءَ اللّٰہ

اِس جلد کی تیاری کے مختلف مراحل میں حسبِ سابق بہت سے بزرگان اور مربیان سلسلہ نے اِس اہم اور تاریخی کام کی تدوین و اشاعت میں خاکسار کی عملی معاونت فرمائی ہے۔ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم چوہدری رشید الدین صاحب نے مسودات کی ترتیب و اصلاح اور ابتدائی پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں بہت محنت اور اخلاص سے خدمات سرانجام دی ہیں۔

مکرم عبدالرشید صاحب اٹھوال، مکرم حبیب اللہ صاحب باجوہ مکرم فضل احمد صاحب شاہد، مکرم عبدالشکور باجوہ صاحب، مکرم عدیل احمد گوندل صاحب اور مکرم ظہور احمد مقبول صاحب مربیان سلسلہ نے پروف ریڈنگ، حوالہ جات کی تلاش وترتیب، مسودات کی نظر ثانی،

اعراب کی درستگی، RECHECKING اور متعدد متفرق امور کے سلسلہ میں دلی بشاشت اور لگن سے اِس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ تعارف کتب مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کا تحریر کردہ ہے۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

خاکسار ان سب احباب کا ممنونِ احسان اور شکرگزار ہے۔ نیز دُعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کے علم و معرفت میں برکت عطا فرمائے، اپنی بے انتہاء رحمتوں اور فضلوں سے نوازے اور ہمیں ہمیشہ اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے اور حضرت مصلح موعود کے علمی فیضان کو احباب جماعت تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

ناصر احمد شمس

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　　نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تعارف کتب

یہ سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی کی ایمان افروز، پُر معارف اور رُوح پرور خطابات پر مشتمل انوار العلوم کی بائیسویں جلد ہے جو ۱۷ ستمبر ۱۹۵۰ء تا ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء کی ۲۲ مختلف تحریرات و تقاریر پر مشتمل ہے۔

(۱) عورتیں آئندہ نسلوں کو دین دار بنا سکتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لجنہ اماء اللہ کراچی کے اجتماع میں مؤرخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۰ء کو یہ معرکۃ الآراء خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے سورۃ النساء کی آیت ۲ کی بہت لطیف تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’الناس‘‘ میں عورتوں اور مردوں کو سانجھا خطاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو احکام ہیں اُن میں عورتیں بھی ویسے ہی مخاطب ہیں جیسے مرد۔ ان کے جذبات، احساسات اور اُمنگیں بھی ویسی ہی ہیں جیسے مردوں کی۔ خدا عورتوں کی بھی ویسے ہی دُعا سنتا ہے جیسے مردوں کی اس لئے اولاد کی تربیت کی طرف عورتوں کو توجہ دینی چاہئے۔

قومی ترقی کا انحصار آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت پر ہے۔ جو ایک احمدی عورت کی ذمہ داری ہے۔ اور اس کے لئے اسلامی تعلیم سے آراستہ ہونا بھی ضروری ہے۔ حضرت عائشہؓ عورتوں کے حقوق، اُن کے فرائض اور اُن کے کاموں سے خوب واقف تھیں وہ اپنی خِلقت اور بناوٹ کی وجہ سے اِس حصہ کو زیادہ یاد رکھ سکتی تھیں اِس لئے آنحضورﷺ نے فرمایا کہ یہ حصہ عائشہؓ سے سیکھو۔

(۲) سچا ایمان، پیہم عمل اور راستبازی کی عادت پیدا کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۱؍اکتوبر ۱۹۵۰ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر بنفسِ نفیس تشریف لا کر ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے عقیدہ، ایمان اور عمل کے آپس کے تعلق کو نہایت لطیف پیرایہ میں بیان فرما کر نوجوانوں کو اپنے عقیدہ یعنی کلمہ کو ایمان سے مزیّن کر کے عمل کے سانچے میں ڈھالنے کی نصیحت فرمائی۔ اس مضمون کو بیان کرنے سے قبل نماز میں یکسوئی پیدا کرنے کے لئے امام کی اطاعت اور صفوں کو سیدھا بنانے کی بھی تلقین فرمائی اور فرمایا ''نماز میں جس کی صف سیدھی نہیں اُس کا دل ٹیڑھا ہے۔''

حضور نے فرمایا کہ کلمہ شہادت اَور چیز ہے اور ایمان اور چیز۔ صرف کلمہ کو دُہرا لینا ایمان نہیں بلکہ ایمان درحقیقت وہ قوتِ محرکہ ہے جو صداقتوں کو ماننے اور اس کو دنیا میں پھیلانے کے پیچھے عمل کر رہی ہے۔ کلمہ پر خالی یقین کر لینا ہی کافی نہیں۔ اِس کی مثال تو اُس بیلنے کی ہے جو گنّے کے بغیر خالی چلایا جائے۔ اگر رَس لینا ہے تو گنّا اُس میں ڈالنا پڑے گا اِس لئے ایمان میں حلاوت لانے کے لئے قوتِ محرکہ ہونی ضروری ہے۔ پس ایمان، عقیدہ اور قوتِ محرکہ کے مجموعہ کا نام ہے۔ جب عقیدہ اتنا پختہ ہو جائے کہ انسان اپنے اندر اس کے ذریعہ تبدیلی پیدا کرے تو اس کو مومن کہتے ہیں۔ پھر عمل کے ذریعہ اپنے ایمان کا لباس تیار کرتا ہے کیونکہ عمل ایمان کا لباس ہے۔

اس لئے احمدیت میں داخل ہونے کے لئے سب سے پہلی چیز جو پیدا کرنی ہے وہ ایمان ہے عقیدہ اس کا ایک حصہ ہے۔ دوسری چیز عمل ہے اور تیسری چیز راست بازی ہے کیونکہ مذہب نام ہے ہی راست بازی کا۔ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ مذہب پر چلنے والا شخص سچائی کو اپنے ہر شعبۂ زندگی میں داخل کرتا ہے اور جھوٹ سے دُور رہتا ہے کیونکہ جھوٹ اور مذہب دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔

(۳) اقرار کرو کہ تم ہمیشہ سچ بولو گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر۲۲ ؍اکتوبر۱۹۵۰ء کو صبح دس بجے اپنے خطاب میں خدام کو جس اہم بات کی طرف توجہ دلائی وہ سچ بولنے کے متعلق تھی۔حضور نے عہد کی اہمیت بیان فرما کر دورانِ اجتماع خدام کو کھڑا کر کے ان سے ہمیشہ سچ بولنے کا عہد لیا۔اور فرمایا کہ اسلام، مذہب اور انسانیت کی جان سچ ہے۔ جو شخص سچ نہیں بولتا وہ قوم کو تباہ کرنے والا ہوتا ہے۔

(۴) مضمون نویسی اور تقریری مقابلوں کے بارہ میں نوجوانوں کو ضروری ہدایات

اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ پر۲۲ ؍اکتوبر۱۹۵۰ء کو رات کے وقت حضور پنڈال میں اُس وقت تشریف لائے جب خدام کے مابین تقریری مقابلہ ہو رہا تھا۔اس موقع پر حضور نے تقریر اور مضمون نویسی پر خدام کو بیش قیمت ہدایات دیں۔جن میں دوران تقریر گرج اور اونچی آواز میں بولنے سے خدام کو منع کرتے ہوئے فرمایا کہ مضمون کو آہستگی سے اور ایسے رنگ میں پڑھنا چاہیئے کہ سامعین پڑھنے والے کی آواز میں سموئے جائیں۔اور انتظامیہ کو بھی تقاریر کے لئے عناوین سوچ سمجھ کر دینے چاہئیں جس سے خدام کو بولنے کی مشق ہو جائے۔اور جہاں تک تحریری مضامین کا سوال ہے اس سلسلہ میں خدام کے حلقے اور سرکل بنا دیں اور ان کو ایک مضمون دے دیا جائے جہاں تمام خدام اس مضمون کے حوالہ سے تیاری کریں اور اپنے نمائندہ کو میٹنگ منعقد کر کے دلائل لکھوائیں اور وہ یہاں آ کر سُپر وائزر کے سامنے مضمون لکھے۔اسے کتابیں دیکھنے کی اجازت ہو مگر کسی سے مشورہ کی نہیں اور یوں ساری کی ساری جماعت اس مضمون کی تیاری میں شامل ہو گی۔اس موقع پر حضور نے خدام کو اپنے اپنے حلقہ اور علاقہ کے تحت اکٹھے بیٹھنے کی بھی نصیحت فرمائی۔

(۵) مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۵۰ء کے آخری اجلاس میں بعض اہم ہدایات

سیّدنا حضرت مصلح موعود نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۵۰ء کے اختتامی اجلاس منعقدہ ۲۳ راکتوبر ۱۹۵۰ء میں خدام الاحمدیہ سے خطاب فرمایا۔حضور نے خدام میں انعامات کی تقسیم کے بعد فرمایا کہ جب کسی نوجوان کو انعام دیا جاتا ہے تو اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ دوسرے نوجوانوں کے دلوں میں بھی ویسے کام کرنے کی تحریک پیدا ہو اس لئے انعام لیتا ہوا دیکھ کر بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْہِ کہا جاتا ہے اور انعام لینے والے کو دعا دی جاتی ہے اور انعام لینے والا انعام دینے والے اور دوسرے حاضرین کے اس دعائیہ کلمات پر جَزَاکُمُ اللّٰہُ کہتا ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ جو کچھ یہاں سیکھا ہے واپس جا کر میٹنگز منعقد کر کے اجلاسات منعقد کر کے نمائندے دوسروں تک یہ باتیں پہنچائیں۔اور جو عہد سچ بولنے کا کل میں نے لیا تھا وہ عہد بھی لیں اور تمام خدام اِیْ وَاللّٰہِ بلند آواز سے کہنے کی مشق کریں کیونکہ یہ الفاظ عہد نبھانے پر دلالت کرتے ہیں۔

حضور نے خدام کو تیراکی اور دیگر پیشے اور ہُنر سیکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ ہندو کے یہاں سے چلے جانے کے بعد تعلیمی ڈگریوں کی بھی گنجائش ہے اگر پاکستان نے ترقی کرنی ہے تو لازماً تعلیم کے ساتھ کرنی ہے۔ یہ تعلیمی ڈگریاں کچھ عرصہ تک تو اس خلاء کو پُر کرسکتی ہیں لیکن ہُنر اور پیشے اپنانے سے روزگار میں ترقی ہوگی۔حضور نے آخر میں خدام کو اپنا مُنہ صاف رکھنے کی بھی نصیحت فرمائی اور فرمایا یہ سوشل تعلقات کے لئے ضروری ہے۔

(۶) تربیتی کورس کے اختتام پر احمدی نوجوانوں سے خطاب

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام پہلے چودہ روزہ تربیتی کورس جس میں ۵۰ خدام نے شرکت کی کے اختتام پر مؤرخہ ۷/نومبر ۱۹۵۰ء کو حضور نے خطاب کرتے ہوئے خدام کو نصیحت فرمائی کہ واپس جا کر اپنی اپنی جگہ پر خدام کی تنظیم قائم کریں اور اس تعلیم کو جو یہاں سیکھی ہے اپنے ساتھی خدام کو بھی سکھائیں۔ نیز حضور نے خدام کو اُس عہد کو تازہ کرنے کی نصیحت فرمائی جو آنحضورﷺ نے اسلام کے پرچار کا اپنے خدا سے کیا تھا۔ حضور نے فرمایا:-

''پس یہاں سے فارغ ہو کر اپنے اپنے علاقہ میں جاؤ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم کرو۔ تبلیغ کرو اور کوشش کرو کہ مرکز کی آواز کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ ہمارے ہر نوجوان کے اندر یہ آگ ہونی چاہئے کہ وہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کا کام کرے۔''

حضور نے خطاب کے آخر میں خدام سے درج ذیل عہد تین بار لیا۔

''کیا آپ لوگ اِس بات کا عہد کرتے ہیں کہ جو باتیں آپ نے یہاں سیکھی ہیں اُن پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور اپنی اپنی جماعتوں میں ان اسباق اور تعلیموں کو پھیلانے کی کوشش کریں گے اور زیادہ سے زیادہ اخلاص خود بھی دکھائیں گے اور دوسروں میں بھی اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔''

(۷) بھیرہ کی سرزمین میں ایک نہایت ایمان افروز تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مؤرخہ ۲۶/نومبر ۱۹۵۰ء کو پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مَولد و مَسکن بھیرہ تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نے بعد نماز ظہر وعصر احباب جماعت سے ایک درد انگیز اور پُر معارف خطاب فرمایا جو دو گھنٹے جاری رہا۔ حضور نے خطاب کے آغاز میں بھیرہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بھیرہ، بھیرہ والوں کے لئے اینٹوں، گارے اور چونے سے بنا ہوا ایک شہر ہے مگر میرے لئے میرے استاذ جنہوں نے مجھے

نہایت محبت اور شفقت سے قرآن کریم اور بخاری کا ترجمہ پڑھایا کا مَولد و مَسکن ہے۔ میں نے بھیرہ کی ایک بزرگ ہستی کی زبان سے قرآن کریم اور حدیث کا دودھ پیا ہے۔ پس بھیرہ والوں کی نگاہ میں جو قدر بھیرہ شہر کی ہے میری نگاہ میں اِس کی قدر بہت زیادہ ہے۔ یہاں ہی کی ایک بیٹی امۃ الحئی جو حضرت مولانا نورالدین صاحب کی بیٹی تھی سے میری شادی ہوئی۔ اُن سے باوجود وعدہ کے میں اُنہیں اُن کی زندگی میں یہاں نہ لا سکا۔ اب اُن کو فوت ہوئے ۲۶ سال ہو گئے ہیں۔

حضور نے اپنے اِس معرکتہ الآراء خطاب میں اس امر کا بھی ذکر کیا کہ بعض لوگوں نے مجھے بھیرہ میں مخالفت کا ذکر کر کے دورہ نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اِس ضمن میں آپ نے اسلام کے دَورِ اوّل میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شدید مخالفت کا ذکر فرمایا اور کہا کہ ابو جہل کے بیٹے عکرمہ، ولید کے بیٹے خالد اور عمرو بن العاص کے بیٹے عبداللہ بن عمرو مسلمان ہوئے اور اسلام کے لئے انہوں نے قربانیوں کی لازوال تاریخ رقم فرمائی۔ اس لئے آپ کو دُعاؤں کے ساتھ تبلیغ کا کام نہیں چھوڑنا اور نرمی سے دلائل دیتے ہوئے جنگ جیتنی ہے اور بتانا ہے کہ وہ تمام علامات جو قرآن و احادیث میں بیان ہوئی ہیں وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے حق میں پوری ہو گئی ہیں۔

(۸) ہم خدا تعالیٰ کو کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑ سکتے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء کو جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس سے ایک مختصر خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے انتظامیہ کو بعض ہدایات فرمائیں۔ نیز حاضرینِ جلسہ کو یہ بنیادی نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے خدا سے قریبی تعلق پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا دشمن چاہتا ہے کہ ہم اپنے خدا سے تعلق توڑ لیں لیکن ایسا نہیں ہوگا ہمارے جسم کی ایک ایک بوٹی بھی جُدا ہو جائے خواہ اس کے بدلہ میں ہماری جان و مال تباہ ہو جائیں لیکن ہم اپنے خدا کو نہیں چھوڑ سکتے بلکہ ہم تو چاہتے ہیں کہ خدا کا چہرہ ہمارے مخالفین کو بھی نظر آئے اور اُن کے دلوں میں بھی رسول کریم ﷺ کی محبت پیدا ہو جائے تا

وہ اپنی سُستیوں اور غفلتوں سے ہٹ کر دین کی محبت میں لگ جائیں اور رسول کریم ﷺ کی حکومت دنیا پر پھر سے قائم ہو جائے۔

(۹) اسلام نے عورت کو جو بلند مقام بخشا ہے

اس کے مطابق اپنے فرائض ادا کرو

جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء کے دوسرے دن مؤرخہ ۲۷ر دسمبر کو عورتوں کے پنڈال میں بنفسِ نفیس تشریف لے جا کر حضرت مصلح موعود نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے قرونِ اُولیٰ کی عورتوں کی قربانیوں، اُن کی علمی ذہانت اور فراست کا ذکر کر کے عورتوں کو اُن کی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا۔ آپ نے فرعون کی بیوی کی مثال دی جس نے باوجود فرعون جیسے دشمن کے پاس رہتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت کی۔ آپ نے حضرت مریم علیہا السلام کی مثال بھی دی کہ وہ ایک عورت ہی تھی جس نے اپنے بچے کی ایسی پرورش کی کہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا انسان بنا۔ اسی طرح آپ نے حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ کی قربانیوں کا ذکر فرمایا اور ایک مشہور صوفی خاتون رابعہ بصری کا ذکر کر کے فرمایا کہ عورت اب ایک نمایاں حیثیت اختیار کر رہی ہے۔ عورت اور مرد میں دماغ کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں جو کچھ مرد سیکھ سکتا ہے وہ ایک عورت بھی سیکھ سکتی ہے۔ اگر آپ میں سے ہر عورت نے کم از کم ایک عورت کو اسلامی نور سے منور کیا ہوتا تو احمدیت کتنی ترقی کر چکی ہوتی۔ تعلیم دینا اور تبلیغ کرنا صرف مردوں کا کام نہیں بلکہ عورتوں کا بھی ہے۔ جس طرح بھنور میں پھنسی کشتی دونوں طرف چپّو چلانے سے ہی نکل سکتی ہے اسی طرح جماعت کی گاڑی چلانے کے لئے مرد اور عورتوں دونوں کو برابر کام کرنا ہوگا۔

عورتوں کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے حضور نے لجنہ اماء اللہ کو ایک کورس جاری کرنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ خدام کی طرز پر پندرہ روزہ تربیتی کورس منعقد کرے پھر اس سال زنانہ کالج قائم کر کے دینی علم کے ساتھ ساتھ دُنیوی علوم کی ترویج کا بھی

انتظام کیا جائے۔ اِسی طرح لجنہ کے دفاتر کا بھی حضور نے اعلان فرمایا۔ جس میں لائبریری بھی ہوگی اورعورتیں اس سے بھی فائدہ اُٹھاسکیں گی۔

(۱۰) متفرق امور

حضرت مصلح موعود نے ۱۹۵۰ء کے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن مؤرخہ ۲۷/دسمبر کو باوجود علالت اور گلا کی خرابی کے بہت سے متفرق امور کی طرف توجہ دلائی اور جماعت پر مخالفین کی طرف سے الزامات کا ذکرکر کے بڑی تفصیل سے ان کے مؤثر جوابات دیئے۔

سب سے پہلے نظارت دعوۃ وتبلیغ کوتوجہ دلائی کہ تقریر کے لئے موضوع دیتے وقت مناسب وموزوں آدمی کا چناؤ بھی ضروری ہے پھر حضور نے جلسہ سالانہ میں مہمانوں کی رہائش کوآسان بنانے کے لئے ایسے مخلصین کو اپنی اپنی زمینوں پر مکان بنانے کی تحریک فرمائی جن کی زمینیں ربوہ میں تھیں۔حضور نے سورۃ کہف کی تفسیر کو ہر گھر میں موجود رکھنے کی بھی تحریک فرمائی۔

ہماری مخالفت میں جو جماعتیں سرگرم ہیں اُن میں احرار، اسلامی جماعت اور اسلام لیگ ہیں۔مجلس احرار نے ہم پر یہ الزام عائد کیا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وفادار نہیں ہیں۔انہوں نے پہلے ہم پر انگریزی حکومت کے باغی ہونے کا الزام لگایا پھر کچھ سالوں کے بعد انگریزوں کا ایجنٹ ہونے اور خوشامدی ہونے کا الزام لگا دیا۔جبکہ یہ الزام غلط ہے۔اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوانگریزوں نے قائم کیا تھا تو چاہیے تھا کہ وہ آپؑ کوایسی باتیں سکھاتے جواُن کی تائید کرنے والی ہوتیں لیکن ایسا نہیں ہوا۔آپ نے تو بڑے بڑے پادریوں سے ٹکرلی آپؑ نے اُن کے خدا کو مار ڈالا۔پھر دوسری طرف اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوانگریزوں نے ہی کھڑا کیا تھا تو پھر پادری صاحبان جو واقعۃً عیسائیت کے ایجنٹ ہیں وہ ان کے دوست ہوتے جبکہ عملاً ایسا نہیں۔پادری صاحبان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُھل کر مخالفت کی جس میں پادری رلیارام بھی تھا۔جس کے ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب شائع ہوتی تھیں۔اِس کے باوجود

اُس نے موقع پا کر آپؓ پر مسودہ میں کا غذ رکھنے کا مقدمہ کر دیا۔حضور نے اِس ضمن میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کا بھی تفصیل سے ذکر فرمایا۔حضور نے اپنے اِس خطاب میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے جن الزامات کو گنوایا ان میں سے ایک سردار آفتاب احمد خان جنرل سیکرٹری مسلم کشمیر کانفرنس کا الزام تھا کہ کشمیر میں احمدیوں نے ملک سے غداری کی ہے اور کشمیر کے محاز پر احمدیوں نے غداری کے طور پر فرقان فورس بھیجی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہم واقعۃً غدار ہیں تو ہمیں دو سال تک محاذ پر کیوں بٹھائے رکھا۔ اگر ہم غدار ہیں تو کیوں قوم نے ہمیں گولیوں کا مستحق نہ بنا دیا۔

حضور نے فوج کے کمانڈر انچیف کے فرقان فورس کے حق میں تعریفی بیان کو بھی تفصیل سے بیان فرمایا۔

حضور نے احرار کے اس الزام کو بھی بیان فرما کر اس کا تسلی بخش جواب دیا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے باؤنڈری کمیشن کے موقع پر ملک سے غداری کی حضور نے اِس حوالے سے اپنی ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے خلاصۃً فرمایا:-

''خلاصہ یہ ہے کہ احمدیوں کا الگ میمورنڈم پیش کرنا احرار کی اس شرارت کو ختم کرنے کے لئے تھا کہ احمدی مسلمان نہیں کیونکہ اگر اس کا جواب احمدیہ میمورنڈم میں دوسرے مسلمانوں کی حمایت کر کے نہ دیا جاتا تو گورداسپور میں مسلمانوں کی اکثریت کو ہندو اور سکھ اعداد وشمار سے غلط ثابت کر سکتے تھے''۔

حضور نے میمورنڈم کے بعض پیرا گراف اِس تقریر میں پڑھ کر سنائے جس سے ثابت کیا کہ قادیان جماعت کا عالَمی اور دائمی مرکز ہے اور جماعت کے لئے ممکن نہیں کہ وہ مرکز کو کسی اَور جگہ تبدیل کرے۔ جماعت کی بہت بھاری اکثریت مغربی پنجاب پاکستان میں موجود ہے۔اس لئے قادیان کو پاکستان سے علیحدہ کرنا جماعت کے مستقبل کے لئے نقصان دِہ ہے اس لئے اِسے پاکستان کے ساتھ ملایا جائے جبکہ احرار کہتے ہیں کہ سر ظفر اللہ خان صاحب نے قادیان کو انڈیا کے ساتھ ملانے کے لئے کوششیں کیں جو سراسر غلط ہے۔حضور نے اپنے مؤقف کو جھوٹا ثابت کرنے والے کے لئے دو ہزار روپیہ انعام کا

بھی اعلان فرمایا۔آخر میں حضور نے پاکستان بننے میں جماعت احمدیہ کی جو خدمات ہیں اُن کا بھی اختصار سے ذکر فرمایا اور میمورنڈم پڑھ کر سنایا۔

(۱۱) سیر روحانی نمبر (۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ معرکۃ الآراء خطاب جو آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء کے اختتامی اجلاس میں مؤرخہ ۲۸ر دسمبر کو ارشاد فرمایا حقائق ومعارف وقرآنی انوار پر مشتمل تقاریر کا ایک تسلسل ہے جو آپ نے کراچی، ممبئی اور حیدر آباد کے سفر کے بعد ایک نظارہ کی بناء پر ۱۹۳۸ء میں شروع کیا تھا۔اس مضمون کا محرک دلّی میں واقع غیاث الدین تغلق کا قلعہ بنا۔اس سفر میں آپ نے ۱۶ مادی اشیاء کا مشاہدہ کیا۔ان کے مقابل پر عالَمِ روحانی میں ان کے مشابہہ اور مماثل امور کو نہایت وَجد آفرین اور اثر انگیز پیرایہ میں ان تقاریر میں بیان فرمایا۔جن کا نام آپ نے ''سیر روحانی'' رکھا۔اس خطاب میں آپ نے عجائباتِ سفر میں سے ساتویں یعنی دیوانِ عام کو بیان فرمایا ہے۔آپ نے فرمایا کہ دُنیوی دیوانِ عام کی غرض بادشاہ کے قوانین کا اعلان ، بادشاہ کا جلوہ افروز ہونا،عوام کی فریادیں سُننا وغیرہ ہوتا ہے لیکن یہ دیوان عارضی ہوتے ہیں جو جلد یا بدیر ویران اور برباد ہوجاتے ہیں پھر یہ ویسے بھی ایک خاص محدود علاقہ کے لئے ہوتے ہیں۔لیکن ایک قرآنی دیوان بھی ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّـا اَرْسَـلْـنَـا اِلَيْـكُـمْ رَسُـوْلاً شَاهِدًاعَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلَا اور اِنِّـىْ رَسُـوْلُ اللهِ اِلَيْـكُـمْ جَمِيْعًا کہہ کر اس بادشاہت کے دائمی ہونے کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لئے ہونے کا اعلان کیا گیا اور دیوانِ عام میں بادشاہوں کے مقرر کردہ گورنرز اُن کی مضبوطی کا باعث بنتے ہیں جبکہ اس قرآنی دیوان میں اس کو بادشاہ مقرر کرنے والا خود اس کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہے۔اور پھر احیائے دین کے لئے مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کر کے آنحضور ﷺ کے تا قیامت گورنر جنرل ہونے کا اعلان فرمایا اور اس کے ذریعہ دین کو دوبارہ عروج ملا۔

حضور نے دربار عام میں ہونے والے دس امور کونہایت فصیح و بلیغ رنگ میں روحانی دربار پر اطلاق کر کے تفصیلاً بیان فرمایا اور اسلام پر ہونے والے بعض اعتراضات کا جواب بھی دیا جیسے تعدّدِ ازدواج وغیرہ اور قرآن کریم کو ایک مکمل اور جامع قانون کے طور پر پیش فرمایا اور بیان کیا کہ دُنیا میں جاری ہونے والے قوانین عارضی ہوتے ہیں لیکن قرآنی تعلیم دائمی ہے۔ حضور نے امریکہ کے قانون کی مثال دی ہے کہ ایک وقت میں شراب حرام قرار دی گئی مگر کچھ عرصہ کے بعد پھر حلال کر دی گئی مگر قرآن نے تا قیامت شراب حرام کر دی ہے۔

(۱۲) اپنے اندر سچائی، محنت اور ایثار کے اوصاف پیدا کرو

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بنیاد چونکہ ۴؍فروری کو ڈالی گئی تھی اس مناسبت سے نئے سال کے آغاز پر مجلس نے مؤرخہ ۱۲؍فروری ۱۹۵۱ء کو ایک تقریب کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر حضرت مصلح موعود نے خدام سے ایک خطاب فرمایا جس میں آپ نے خدام کو سچائی، محنت اور ایثار کے اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔ سچائی کے متعلق فرمایا کہ بِلا محل سچ بولنے سے بعض دفعہ فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے اس لئے شریعت نے حکم دیا ہے کہ گواہی صرف قاضی لے۔ اور محنت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یورپ کے مقابل پر ہمارے نوجوانوں کو محنت کی عادت نہیں اور ۲۵، ۲۵ سال تک اپنے والدین کے سہارے جی رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو پڑھائی کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور ہر نوجوان کے اندر یہ احساس ہونا چاہئے کہ وہ جلد سے جلد اپنی پڑھائی ختم کرے اور پھر اپنی قوم اور مُلک کی خاطر کوئی کام کرے۔

(۱۳) اصلاح اور تربیت کے لئے اپنا نیک نمونہ پیش کرو

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چودہ روزہ تربیتی کلاس بمقام ربوہ منعقد ہوئی جس میں بیرون ربوہ سے بھی خدام نے شرکت کی۔ ۲۱؍اپریل ۱۹۵۱ء کو اِس کلاس کی اختتامی تقریب

میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خدام کو چند قیمتی ہدایات سے نوازا۔

آپ نے فرمایا:

’’حقیقت یہ ہے کہ جو چیز دل سے نکلتی ہے وہی دوسروں پر اثر کرتی ہے اور اسی چیز کا نام تبلیغ اور تعلیم وتربیت ہے‘‘۔

حضور نے جو نصائح فرمائیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔

۱- وعظ ونصیحت کرنے کے لئے اپنے اندر جوش اور عزم پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

۲- یہاں چودہ دن رہ کر جو نیا جوش اور نیا عزم پیدا ہوا ہے اسے یہاں سے لے کر جاؤ اور اپنی اپنی جماعتوں میں بھی یہ جوش اور عزم پیدا کرو۔

۳- تم عمل کی طرف توجہ کرو۔

۴- تم اپنی اصلاح کرو اور دوسروں کی بھی اصلاح کرو۔

۵- یہ نہ کہو کہ سب بُرے ہیں بلکہ جس خادم کے بارہ میں شکایت ہے اُسی کا نام لکھ کر رپورٹ کرو۔ اگر یہ لکھ دیتے ہو کہ سارے بُرے ہیں تو یہ لغو طریق ہے اور حدیث مَنْ قَالَ هَلَكَ الْقَوْمُ فَهُوَ اَهْلَكَهُمْ کے مطابق ساری قوم کو ہلاک کرنے کے مترادف ہے۔

(۱۴) اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلو

گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے ایک خطاب میں عورتوں کی تعلیم وتربیت کے لئے ایک کالج کھولنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ آئندہ سال اس کا ضرور اجراء ہو جائے چنانچہ ۱۴؍جون ۱۹۵۱ء کو آپ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے اس کا افتتاح فرمایا اور ربوہ کی احمدی خواتین سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

حضور نے اپنے اس خطاب میں نہایت احسن پیرایہ میں تاریخ کی اہمیت و افادیت مثالوں کے ساتھ بیان کر کے تاریخ کا مطالعہ کرنے کی طرف طالبات کو توجہ دلائی اور فرمایا کہ تاریخ پڑھنے سے اپنے آباء واجداد کا، اپنے اسلاف کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کیا کیا قربانیاں کیں۔ وہ کیا تھے اور کیا ہم اُن کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ حضور نے

تقریر کے آغاز میں دُنیوی تاریخ کی اہمیت بیان فرمائی اور بعد میں اسلامی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے مطالعہ سے اِس بات کا علم ہوگا کہ اسلام کہاں سے شروع ہوا۔ نہتے مگر ایمان سے پُر مسلمانوں نے جابر بادشاہوں کا مقابلہ کیا اور قیصر و کسریٰ کے تختوں کو بھی ہلا کر رکھ دیا۔ پس اس کے لئے تمہارے اندر سیماب کی طرح تڑپنے والا دل ہونا چاہئے جو اُس وقت تک تمہیں چین نہ لینے دے جب تک تم احمدیت کی حقیقی روح کو دُنیا میں قائم نہ کردو۔ اِسی طرح پروفیسروں کے اندر بھی یہ جذبہ ہونا چاہے کہ وہ صحیح طور پر تعلیم دیں۔ اخلاقِ فاضلہ سکھائیں اور سچ کی اہمیت تم پر روشن کریں۔

(۱۵) ہر احمدی تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے

جماعت احمدیہ نے ۱۹۵۱ء میں یوم تحریک جدید منایا اس سلسلہ میں بیت مبارک ربوہ میں مؤرخہ ۲ ؍ستمبر کو ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضور نے چندہ تحریک جدید کی اہمیت ایک نئے انداز میں بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ قریباً تمام مذاہب کی تعلیمات سانجھی ہیں جیسے توحید کی تعلیم، عبادت کی تعلیم، روزے کی تعلیم، اخلاقِ حسنہ اپنانے کی تعلیم، صدقہ زکوٰۃ کی تعلیم ہے لیکن جب لوگ ان تعلیمات سے یا ان ذمہ داریوں سے جو اِن پر عائد ہوتی ہیں غافل ہو جاتے ہیں تو ان ذمہ داریوں کی طرف لوگوں کی توجہ پھرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ تحریکیں کرتے ہیں اور اُسے جدید کہا جاتا ہے اور کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ کے مطابق لوگ نئی آواز کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ اِسی ناطے تحریک جدید کو جدید کہا گیا ورنہ کام تو وہی ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کئے اور اُمت کو کرنے کو کہا۔ اس لئے ان کاموں کی تکمیل کے لئے کئے گئے وعدہ جات کو ادا کریں۔

قربانی کا بہترین وقت جنوری سے جون جولائی تک ہوتا ہے جس میں خرچہ کم ہوتا ہے۔ کپڑوں پر بھی زیادہ خرچہ نہیں اُٹھتا اور نہ ہی سردیوں کی طرح بستر وغیرہ پر خرچ ہورہا ہوتا ہے اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد بھی اس عرصہ میں آجاتی ہے پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش بھی ہوتا ہے اِس لئے اس کی ادائیگی اس عرصہ میں آسان ہوتی

ہے۔حضور نے آخر میں فرمایا ہر احمدی تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے، زندگی کو اتنا سادہ بنالے کہ اس پر یہ قربانی دوبھر نہ ہو اور تمام وعدے پہلے تین چار ماہ میں ہی ادا ہو جائیں۔

(۱۶) خدام ہر جگہ مجالس قائم کریں اور چندہ کو منظّم کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۳/اکتوبر ۱۹۵۱ء کو خدام سے یہ خطاب فرمایا۔شدید گرمی کے باعث حضور نے مجلس شوریٰ میں اِس امر پر غور کرنے کی بھی درخواست کی کہ اِسے نومبر میں کر لیا جائے اور مختلف مجالس سے شمولیت کرنے والے نمائندگان رخصت لے کر حاضر ہوں۔

اجتماع میں گزشتہ سال کی نسبت حاضری اور نمائندگی میں کمی پر حضور نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں مجالس قائم کرو۔اگر ہر جگہ مجالس قائم ہو جائیں اور چندہ منظّم ہو جائے تو چالیس پچاس ہزار روپیہ چندہ اکٹھا کرنا کوئی مشکل امر نہیں اور مجالس کے قیام سے اجتماعات میں حاضری بھی بڑھے گی۔

(۱۷) رسول کریم ﷺ کا بلند کردار اور اعلیٰ صفات قرآن مجید سے معلوم ہوتی ہیں

حضرت مصلح موعود نے بیت مبارک ربوہ میں مؤرخہ ۱۸/نومبر ۱۹۵۱ء کو منعقدہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں باوجود علالت کے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی اور جلسہ میں کم حاضری کو دیکھ کر انتظامیہ کو فرمایا کہ اُسے اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور ایسے بابرکت جلسوں میں حاضری بڑھانی چاہیئے تا معلوم ہو کہ ہمیں رسول کریم ﷺ سے والہانہ محبت ہے۔اس خطاب میں حضور نے غارِ حراء میں آنحضور ﷺ پر نازل ہونے والی سب سے پہلی وحی اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ کی بہت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ

وحی اپنی ذات میں بتا رہی ہے کہ آنحضورﷺ بلند کریکٹر کے مالک تھے۔آپ نے اس حوالہ سے مزید فرمایا۔

''غرض اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ میں بظاہر ایک پیغام دیا گیا ہے لیکن بباطن اس پیغام کے الفاظ میں محمد رسول اللہﷺ کے اخلاق پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ محمد رسول اللہﷺ بِلا دلیل کسی کام کو کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔نہ بِلا حق کسی سے کوئی کام کروانے کے لئے تیار تھے اور نہ کسی بے نتیجہ کام کو کرنے کے لئے تیار ہوتے۔ ان تینوں اخلاق کو پیش کر کے محمد رسول اللہﷺ کی اخلاقی مثال بھی دنیا کے سامنے پیش کر دی گئی ہے۔''

(۱۸) ہجرت

مشرقی پنجاب سے پاکستان ہجرت پر حضرت مصلح موعود نے دلوں کو گرما دینے والا یہ مضمون احباب جماعت کو حوصلہ اور دلاسہ دینے کی غرض سے تحریر فرمایا۔جس میں آپ نے آنحضورﷺ کی باوجود مکہ سے محبت کے وہاں سے ہجرت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ آپﷺ نے مکہ چھوڑا مگر اس عزمِ صمیم کے ساتھ کہ پھر مکہ کو فتح کریں گے۔ ہماری یہ ہجرت بھی خدا کی خاطر ہے اِس لئے آنحضورﷺ کی تقلید میں مَیں مشرقی پنجاب سے آنے والے سب لوگوں سے کہتا ہوں کہ آؤ ہم بھی اپنے آقا رسول اللہﷺ کی اتباع میں تہیہ کر لیں کہ اپنے آبائی وطن کو لوٹیں گے اور ضرور لوٹیں گے لیکن بُغض اور کینہ اور انتقام کے جذبہ کے ساتھ نہیں بلکہ انسانیت اور روحانیت کے تقاضوں کے جواب میں اور ہمدردی اور محبت کے جذبات لئے ہوئے ......اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی حکومت وہاں قائم کریں جس طرح ہمارے آقا محمد رسول اللہﷺ نے قائم کی۔

(۱۹) افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ر دسمبر کو

جلسہ گاہ تشریف لا کر مختصر خطاب فرمایا جس میں حضور نے ان مبارک دنوں کی مناسبت سے نصیحت فرمائی کہ یہ دن عبادات بجالانے اور خدمتِ دین بجالانے کے ہیں۔ ان ایام کو شکر گزاروں کی طرح بسر کرو اور لغو باتوں سے پرہیز کرو۔ یہ ایام اُن بہترین ایام میں سے ہیں جو کسی قوم یا کسی فرد کو کبھی حاصل ہوئے ہوں۔

حضور نے اس خطاب میں جماعت کی مخالفت کا بھی ذکر فرمایا کہ یہ بہترین انعام ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وابستہ رہنے والی جماعتوں کو ملا کرتا ہے۔

(۲۰) چشمۂ ہدایت

جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کے درمیانی دن یعنی ۲۷؍دسمبر کو حضور نے لجنہ میں جا کر خطاب نہ فرمایا بلکہ مردوں کے جلسہ گاہ سے ہی عورتوں کو مخاطب ہو کر تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اپنے فرائض کی طرف توجہ کرو اور اس سُستی اور غفلت کو چھوڑ دو۔ نیز حضور نے تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے ہالینڈ کی بیت الذکر کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی تحریک فرمائی۔

حضور نے اس دن چشمۂ ہدایت کے نام سے بصیرت افروز خطاب فرمایا لیکن اس سے قبل چند متفرق امور کی طرف بھی حضور نے توجہ دلائی۔ جس میں تبلیغِ احمدیت کے متعلق بعض نہایت زریں ہدایات دینے کے علاوہ اشاعت لٹریچر کے متعلق اپنی سکیم کا ذکر فرمایا۔ البدر، الفضل اور ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز احباب جماعت کو یہ لٹریچر خریدنے اور پڑھنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور بڑی بڑی جماعتوں میں لائبریریوں کے قیام کی بھی تحریک فرمائی نیز جامعہ احمدیہ کے طلبہ کو جامعہ سے فراغت سے قبل ایک علمی تحقیقی مقالہ لکھنے کی بھی سکیم پیش فرمائی۔

حضور نے مخالفت اور مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان مشکلات میں بھی احمدیت ترقی کرے گی۔

حضور نے متفرق امور بیان کرنے کے بعد جو علمی تقریر فرمائی اُس کا آغاز آپ نے

سورۃ العصر کی تلاوت سے فرمایا اور انسان کے خسارے میں نہ رہنے کی جو چار خصوصیات اس سورۃ میں بیان ہوئی ہیں اُن میں سے ''اٰمَنُوْا'' کے تحت ایمان کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی کہ ایمان کا لفظ امن سے نکلا ہے اور ایمان کے معنی ہیں امن دینا۔ ایمان کے معنی خالی عقیدہ کے مان لینے کے نہیں۔ ایمان تو اس چیز کو کہیں گے کہ کسی عقیدہ کو ایسا مان لینا جو امن دے دے۔ اگر اس کے ساتھ امن مل گیا تو وہ ایمان ہے۔ ایمان کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی روایات حضور نے بیان فرمائیں کہ ایمان کے معنی بیان کرتے ہوئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایمان اس عقیدہ کا نام ہے جو غیر متزلزل ہو اور متزلزل کرنے والی چیزوں کو گنواتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ ۱۔ عقیدہ و نقل ۲۔ عقل ۳۔ جذباتِ صحیحہ یعنی اگر فطرت کوئی بات کہتی ہو تو پہاڑوں میں رہنے والا ان پڑھ بھی کہہ دے گا یہ بات درست ہے۔ پس حصولِ ایمان کے جو مواقع خدا تعالیٰ نے میسر کر رکھے ہیں۔ ان کو بروئے کار لائیں اور اپنے عقیدوں کو نمبروار لکھ کر نقل، عقل اور جذباتِ صحیحہ سے ان کی تائید چاہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیت کے جو اصول بیان فرمائے اُن میں سے دس موٹے موٹے اصول حضور نے بیان فرما کر ان کو بطور عقیدہ کے گِنا اور عقل اور جذباتِ صحیحہ سے ان کے تائیدی دلائل دیئے نیز ان دس اصولوں کا غیر از جماعت کی تعلیمات سے موازنہ بھی کیا۔ جن میں وفاتِ مسیح، اجرائے نبوت، الہام کا دروازہ قیامت تک کُھلنے اور قرآن کریم کے ناسخ منسوخ وغیرہ ہونے کا ذکر فرمایا۔

(۲۱) سیر روحانی (۶)

سیر روحانی کا ایک مختصر تعارف اسی جلد کے تعارف میں ہو چکا ہے۔ جس میں ایک خواب کی بناء پر ۱۹۳۸ء سے شروع کرنے والے ایک اہم مضمون کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے دیوانِ عام کے مقابلہ پر روحانی دیوانِ عام کو پیش کیا گیا تھا۔

اب اس لیکچر میں جو آپ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء کو جلسہ سالانہ کے آخری دن دیا

بادشاہوں کے دیوانِ خاص کے مقابلہ پر روحانی دیوانِ خاص یعنی خدائی دربار کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ محلات میں دیوانِ عام کے علاوہ دیوانِ خاص بھی ہوتے ہیں جن کے قیام کی چار اغراض ہوُا کرتی تھیں۔

۱- بادشاہ کا اپنے وزراء کو خاص موقع دینا اور اُن کی تقرریاں یا اُن کو برطرف کرنا۔

۲- بادشاہ کا اُن سے خاص امور پر مشورہ کرنا یا احکام صادر کرنا۔

۳- اپنی مشکلات میں اُن سے مدد لینا یا اُن کی مشکلات دُور کرنے کے لئے وعدے کرنا۔

۴- ان کے اچھے کام پر انعام واکرام دینا اور بُرے کاموں پر سرزنش

دُنیوی دربارِ خاص میں وزراء یا بادشاہ کو چاہنے والوں کی قربانیوں کے باوجود بادشاہ کا دل اپنی بیوی اور اپنی اولاد کی طرف اٹکا رہتا ہے اور ہمیشہ اُن کو نوازتا ہے کیونکہ تخت کا وارث ہمیشہ بیٹا ہی ہوتا ہے لیکن روحانی دربارِ خاص میں اس اللہ کی نہ بیوی ہے نہ اولاد۔ جہاں توحید کے قیام اور شرک سے نفرت کی تعلیم دی گئی ہے۔ دُنیوی بادشاہوں میں تو لوگ عزیز رشتہ دار اس کی موت کے بھی متمنی ہو جاتے ہیں لیکن یہاں کا بادشاہ حیُّ وقیوم ہے۔

پھر دُنیوی بادشاہوں کو خوش کرنے کے لئے درباری اس کے سامنے قصیدے پڑھتے ہیں اور بعد میں چُغلی لیکن یہاں ہر وقت ہر جگہ اس کی تعریف ہی تعریف ہے۔

وہاں ایک انعام سے نواز کر بادشاہ ناراض ہو کر انعام کو واپس بھی لے لیتے ہیں لیکن یہاں جو انعامِ پیغمبری ایک دفعہ مل جائے وہ واپس نہیں لیا جاتا۔ اس کے انعامات غیر متبدّل ہیں۔ پھر دُنیوی دربارِ خاص میں درباریوں میں باہم رقابتیں پائی جاتی ہیں، بُغض اور کینے پائے جاتے ہیں مگر یہاں تمام کی عزت برابر ہوتی ہے۔ کسی یہودی نے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد ﷺ پر فضیلت دے دی تو خدا کا مقرر کردہ گورنر کہہ دیتا ہے لَاتُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ کہ مجھے یوسف پر فضیلت نہ دو۔ پھر کوئی جھگڑا نہیں، کوئی تکرار نہیں، اگر تجلیاتِ الٰہیہ کے ظہور کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کو مقرر کر دیا اُس کو اُس کی ذمہ داریوں سے آگاہ کر دیا تو فرشتے سوال کا جواب پا کر تسلی پا گئے اور خاموش

ہو گئے ۔ کیونکہ آدمؑ کا کام اَور اور فرشتوں کا کام الگ ۔ آدم انسانی تجلّی کے ظہور کے قابل پایا جاتا ہے جبکہ فرشتوں کی تجلیات اَور ہیں ۔ کسی میں دخل اندازی نہیں ۔

قرآن کریم میں ایک اور دربارِ خاص کا ذکر بھی ملتا ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو روحانی آدم کا درجہ دے کر گورنر مقرر کر دیا جاتا ہے حضور نے فرمایا کہ آدم ایک عُہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کیا جاتا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ایسے آدم ہیں جن سے روحانی نسل کا آغاز ہوُا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اِس زمانہ کے آدم ہیں ۔ ان کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک رسائی ہوتی ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں آکر خدا تعالیٰ سے ملاپ ہوتا ہے ۔ یہ روحانی دربار، دُنیوی درباروں سے اِس لحاظ سے بھی مختلف ہے کہ دَنَا فَتَدَلّٰی کے تحت یہ آدم خدا کی طرف بڑھتا ہے اور خدا اس کی عزت افزائی کے لئے نیچے اُترتا ہے ۔

حضور نے نہایت گہرائی میں دُنیوی دربارِ خاص کا مختلف پہلوؤں سے اس روحانی دربارِ خاص سے موازنہ فرما کر اس کو اعلیٰ ، ارفع اور اکمل قرار دیا ہے اور اس دربار کے گورنر کو ملاءِ اعلیٰ سے ملنے والے حکم یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ کی غیروں کے مقابل پر لطیف تفسیر بیان فرمائی ۔ اور ثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ کے تحت اسلام میں صاف ستھرا رہنے کی تعلیم کو حکمتوں کے ساتھ بیان فرمایا۔ تیسری غرض کے تحت ملاءِ اعلیٰ سے اپنے گورنر کی حفاظت کے حوالے سے جو تدابیر بروئے کار لائی جاتی ہیں اُن کا نہ صرف ذکر فرمایا بلکہ اس حکومت کو دائمی قرار دیا جبکہ دُنیوی حکومتیں یا منصب عارضی ہوتے ہیں ۔ چوتھی اور آخری غرض دُنیاوی دیوانِ خاص کی یہ بیان فرمائی تھی کہ انعامات اور القابات سے نوازا جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اِس روحانی دربار میں گورنر کے ذریعہ درباریوں کو لازوال القابات سے نوازتا ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے القابات کا ذکر فرما کر صحابہ کرامؓ کی بے مثال تاریخی قربانیوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے ۔ لیکچر کے آخر میں حضور نے اس خدائی دربارِ خاص کے گورنر مقرر ہونے کی چار اغراض قرآن کریم سے بیان فرمائیں ۔ تلاوت قرآن ، تعلیمُ الکتاب ، تعلیمِ حکمت اور تزکیۂ نفس ۔

اس سلسلہ میں آنحضورﷺ کی سیرت کے بہت سے پہلو بیان فرمائے اور آنحضورﷺ کے اخلاقِ حسنہ کو اپنا کر مقامِ محمود پر پہنچنے کا ذکر فرمایا اور اس مبارک مقامِ محمود کی موجودہ زمانہ کے حوالہ سے تجلیات کا بھی ذکر فرمایا۔

(۲۲) اتحادالمسلمین

حضرت مصلح موعود آغاز ۱۹۵۲ء میں ناصر آباد سندھ تشریف لے گئے۔ واپسی پر حیدرآباد مقامی جماعت کی درخواست پر ۲۵؍مارچ کو ''تھیاسوفیکل ہال'' میں ''اتحادالمسلمین'' کے عنوان پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ غیراز جماعت دوستوں نے بھی شرکت فرمائی اور دلچسپی کے ساتھ اس خطاب کو سُنا۔

حضور نے اپنے خطاب کے آغاز پر فرمایا کہ میرے اِس موضوع کے دو معانی لئے جا سکتے ہیں۔ اول۔ مسلمانوں کا اتحاد کِن بنیادوں پر قائم ہے؟ اس کی کیفیات کیا ہیں؟ اور دوئم۔ مسلمانوں میں اتحاد کی کمی ہے ہم کون سے ذرائع اختیار کر کے اسے دُور کر سکتے ہیں۔ اور یہی دوسرا امر میری تقریر کا موضوع ہے کیونکہ مسلمانوں میں اتحاد کی کمی ہے اور اِس عدمِ اتحاد کی وجہ سے مسلمان بکھرے پڑے ہیں اور یورپ سے امداد لینے پر مجبور ہیں۔ اور اسلام بھی انفرادیت کو چھوڑ کر اجتماعیت پر زور دیتا ہے۔

قوموں میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اختلافات اُمت میں رحمت کا بھی باعث ہیں مگر بعض امور تو بہرحال ایسے ہونے چاہئیں جن میں اختلافات کو ایک طرف رکھ کر اجتماعیت کے حوالہ سے فیصلہ کرنا ہے۔ مثلاً اسلام میں بعض امور ایسے ہیں جو دوسرے مذاہب میں نہیں۔ اس حوالے سے مسلمانوں میں اتحاد ضروری ہے۔ جیسے کلمہ طیبہ ہے۔ ایک قبلہ ہے۔ نماز با جماعت ہے۔ حج ہے۔ زکوٰۃ اور قضاء کا نظام ہے ان تمام امور میں اجتماعیت ہے اور اجتماعیت کی وجہ سے اتحاد ہے۔ اسلام ایک اجتماعی مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرمایا ہے وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَاتَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْاط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (الانفال:۴۷)

پس مسلمانوں کو باوجود اختلافات کے اس پر متفق ہو جانا چاہئے کہ خدا ایک ہے ہم خدا کے سِوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ اور اتحاد کا دوسرا اصل یہ ہے کہ چھوٹی چیز کو بڑی چیز پر قربان کر دیا جائے۔ جو سچائیاں قرآن میں ہیں اُن کو ہرگز نہ چھوڑیں خواہ قومی رسم و رواج کو چھوڑنا پڑے۔

اتحاد کے حوالے سے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ مسلمان اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ ہم کسی کو غلام نہیں رہنے دیں گے۔ اختلافات بعد میں دیکھے جائیں گے۔ پاکستان کو ہندوؤں سے بچانا ہے، کشمیر کو حاصل کرنا ہے اگر اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اِن امور کو مشترک بنا کر اتحاد کریں تو دشمن کو لازماً شکست ہوگی اور ہم فتح حاصل کریں گے۔

انڈیکس

مرتبہ: مکرم فضل احمد شاہد صاحب

مضامین

فسادات

فطرت

فوجی

ق

قانون

قرآن

قیدی

ک

کالج

کام

کامیابی

کتاب

کفر

آیاتِ قرآنیہ

ابراهیم

الحجر

بنی اسرا ئیل

الکهف

طٰهٰ

الانبیاء

الحج

الشعراء

النمل

القصص

العنکبوت

الروم

السجده

الاحزاب

سبا

فاطر

الصّٰفّٰت

ص

الزمر

المؤمن

حٰمٓ السجدة

الفتح

ق

احادیث

حدیث بالمعنٰی

(ترتیب بلحاظ صفحات)

اسماء

آ۔ا

ب

ایذا رسانیاں

مقامات

کتابیات